بھی بہت اور زبان کی صحت کا بھی لحاظ۔ بعد میں کہیں کہیں کوئی پڑھنے کی چیز پڑھی۔ مگر اطہر فاروقی صاحب نے اس شخصیت کو اپنی کتاب میں محفوظ کر کے اچھا کام کیا ہے۔ جس نے نظم و نثر، مجموعوں اور تراجم سمیت ۱۸ چیزیں چھوڑیں اور بھارت میں کئی سرکاری اعزازات حاصل کئے۔ بقول رفعت سروش "چھٹے دہے میں ابھرنے والی سب سے نمایاں آواز۔" (ص ۲۵)

تاجیک ترکی خاندان کے تعلقات ایک افغان قبیلے سے استوار ہو گئے جو ٹونک (راجستھان) میں بسا اور اسی خاندان کی آغوش میں مخمور سعیدی (سلطان محمد خاں) پروان چڑھا۔ آخری دور دلی میں گزارا۔ ایک رباعی سے انداز کلام کا تصور حاصل کیجئے۔

چپ چپ سے دریچوں کی نظر ہے تجھ بن کمروں کی فضا خاک بسر ہے تجھ بن
جاگا تھا جو اک تری آہٹ سن کر سویا ہوا برسوں سے وہ گھر ہے تجھ بن

اس مجموعۂ مضامین میں مخمور کی شخصیت اور فن کے متعلق اطہر فاروقی، رفعت سروش، رام کرشن مضطر انور صدیقی، رشید حسن خان، ابوالفیض سحر، مصور سبزواری، کرامت علی کرامت، شکیل احمد عاصم بریلوی، مجتبیٰ حسین، نثار احمد صدیقی (انٹرویو نگار) علی حیدر ملک نے قابل قدر سامان مطالعہ فراہم کیا ہے۔

انصاف مدیر: سیف اللہ خالد: باہتمام روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن، اراکان برما۔ زرتعاون برائے پاک و ہند۔ ۵/- روپے (غالباً فی پرچہ)

برمی مسلمانوں کے جگر ایک عرصہ سے جس طرح برملتے جا رہے ہیں اس کی خبر پوری طرح باہر کی دنیا کو نہ تھی۔ کبھی کبھار کوئی مراسلہ چھپ جاتا، یا کسی اخبار میں وہاں کی کوئی خبر (کچھ مرنکالنے کے بعد) دی جاتی، تب تھوڑا سا علم ہوتا ہے کہ اس کوچے میں کیا ہو رہا ہے۔ ستم یہ کہ حکمران اکثریت ایک تو زیادہ تر متعصب بودھ ہے اور دوسرے سوشلسٹ۔ یعنی دو تعصب اور دشمنیاں جمع ہو گئیں۔ اب رسالہ انصاف کے اجراء کے بعد وہاں کے حالات پوری تفصیل سے سامنے آنے لگے ہیں۔ اور اس رسالے میں دینی تلقینات بھی شامل رہتی ہیں۔ جو پرچہ ہمارے سامنے آیا ہے وہ کاغذ اور طباعت کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔